انیس شاہ جیلانی

مکتوبات مالک رام بنام حیرت شملوی

(۱)

P.O.BOX 287, ALEXANDRIA, EGYPT

۲۸/اپریل ۱۹۵۰ء

بھائی آج ناچنے کودنے اور گانے کو جی چاہتا ہے۔ میں آج صبح تین ہفتے کی غیر حاضری کے بعد یہاں پہنچا تو دوسرے خطوں کے ساتھ آپ کا خط بھی ملا۔ کیا کہوں، جب لفافے پر آپ کا نام دیکھا تو کیا کیفیت طاری ہوئی، یہ واقعہ ہے کہ میں اسے ایکا ایکی کھولا بھی نہیں، دوسرے خطوط کھول کھول کر پڑھتا رہا۔ اور تصور میں مزے لیتا رہا کہ اب آپ کا خط کھولوں گا اس میں آپ کی خیریت کی خبر لکھی ہوگی، سچ مانیے۔ میں آپ کی طرف سے واقعی مایوس ہو چکا تھا۔ جب آپ نے میرے آخری خط کا جواب ا نہ دیا۔ تو میں پریشان تو ضرور تھا۔ لیکن مجھے یہ اطمینان تھا کہ آپ کی خفگی زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی اور میں زود یا بدیر آپ کو منالوں گا اس کے بعد اگست میں ملک کی تقسیم اور اس کے ساتھ ہی فساد۔ مدت تک خود بھی ایک دوسری دنیا میں رہتا رہا۔ میرے تمام رشتے دار اور والدہ مغربی پنجاب میں تھے۔ مہینوں ان کی کوئی خبر نہ ملی، عجیب دن تھے وہ بھی، بہر حال جنوری ۴۸ء میں والدہ صاحبہ کی طرف سے پہلا خط ملا، جس سے معلوم ہوا کہ وہ مختلف کیمپوں کی مصیبت سے بچ بچا کر انبالے پہنچ گئی ہیں۔

اس کے بعد میں نے پھر آپ کو کھوج نکالنے کی کوشش کی قاہرہ میں ہماری سفارت میں ایک دوست ہیں قاضی مجتبیٰ حسن زنجانی، وہ بھی آپ کے ملنے والوں میں سے ہیں۔ وہ پار سال ہندوستان گئے تھے۔ چلتے وقت میں نے ان سے درخواست کی کہ کہیں سے معلوم کریں کہ آپ آج کل کہاں ہیں۔ وہ ذرا سست قسم کے بزرگ ہیں، خدا معلوم انہوں نے کچھ پوچھ گچھ کی یا نہیں، بہر حال واپسی پر انہوں نے مجھ سے یہی کہا کہ کچھ پتا نہیں چل سکا۔ البتہ انھوں نے مجھے جلیل صاحب قدوائی کا پتا دیا۔ (انفرمیشن آفیسر کراچی) ڈوبتے کو تنکے کا سہارا میں نے جلیل صاحب کو خط لکھا۔ جواب ندارد، صبر شکر کر کے خاموش ہو رہا۔ یہ ہے داستان غم۔

خدا آپ کو خوش و خرم اور تا دیر سلامت رکھے، اب یہ تو فرمائیے کہ تکلیف کی نوعیت کیا ہے، جہاں تک مجھے آپ کے آخری خط سے معلوم ہوا تھا اس سے میں اس خیال میں ہوں کہ ٹانگ میں کوئی تکلیف تھی

ہندوستان میں اردو کا حال بہت پتلا ہو رہا ہے، مجھے یقین ہے کہ اگر اردو کے حامیوں نے محض زبانی جمع خرچ پر ہی اکتفا نہ کی تو یہ زبان مرنے کی نہیں، لیکن مصیبت یہ ہے کہ باتیں بنانے والے زیادہ اور کام کرنے والے تھوڑے ہیں، اگر یہی لیل و نہار رہے تو ہندوستان میں یہ زبان ختم ہو جائے گی۔

آپ کی کتابیں جبھی چھپ سکتی ہیں کہ کوئی ادارہ ان کی ذمہ داری لے، میں تو آپ کا عاشق ہوں، اس لئے میری نظر میں آپ کی نثر، نظم سے زیادہ دلکش اور نظم سے زیادہ دلربا ہے لیکن یہاں سوال بکری کا ہے جو ادارہ بھی چھاپے گا وہ لاگت اور بچت

کا حساب کرے گا، اس صورت میں نظم سے زیادہ نثر کی کھپت ممکن ہے، اس لیے میری رائے میں آپ ''شیرازے'' والے مضمونوں اور مارک ٹوین کی کہانیوں کا پہلے انتظام کریں، دیوان بعد میں دیکھا جائے گا۔ شاید آپ کو معلوم ہوگا کہ مکتبہ جامعہ اب لمیٹڈ کمپنی کی شکل میں تبدیل ہوگیا ہے۔ اور قبلہ حامد علی خاں صاحب ہی اس کے منیجر ہیں، آپ ان سے خط وکتابت کریں۔ ممکن ہے کوئی سبیل نکل آئے، یہ ٹھیک ہے کہ ابھی اسے دوبارہ چالو ہوئے تھوڑے ہی دن ہوئے ہیں تاہم لکھنے میں کیا ہرج ہے۔

میرے پاس مستقل طور پر صرف ''نگار''، ''معارف'' اور ''اردو'' آتے ہیں، اب چند دن سے ''نئی روشنی'' دہلی اور ''ہماری زبان'' (علیگڑھ) آنا شروع ہوگئے ہیں، ''آجکل'' کبھی کبھی دیکھنے کو مل جاتا ہے، ہمارے سفارت خانے، قاہرہ میں آتا ہے، کبھی وہ آگے پیچھے مجھے بھی بھیج دیتے ہیں۔ کبھی وہیں کسی بزرگوار کے ہتے چڑھ گیا تو غائب۔ ہاں یاد آیا ''شاعر'' (آگرہ) بھی مستقل طور پر آتا ہے۔

''نگار'' میں خیر بھوروی صاحب کے مضمون کی پہلی قسط دیکھی، خدا انہیں اس کی تکمیل کی فرصت دے، بہت دلچسپ موضوع ہے، لیکن اسی پہلی قسط میں بعض فروگزاشتیں ہوگئی ہیں اگر ممکن ہوا، تو ان کا پورا مضمون دیکھ کر اس پر تبصرہ کروں گا

آپ نے ''علی گڑھ میگزین'' کے ''غالب نمبر'' میں میرا مضمون دیکھا؟ خدا کرے پسند آیا ہو، آرزو صاحب اس نمبر کو دوبارہ کتابی صورت میں شائع کر رہے ہیں۔ اس دوسری اشاعت میں سے بعض بعض مضمون حذف کر دیئے جائیں گے۔ بعض نئے مضامین کا اضافہ ہوگا۔ پہلے مضامین بھی حذف واضافہ اور ترمیم کے بعد چھپیں گے، میں بھی اپنے مضمون پر نظر ثانی کر رہا ہوں، کم از کم دس بارہ صفحے کا اضافہ ہوگا۔ ان شاءاللہ العظیم

اب مہربانی فرما کر خط وکتابت میں پابندی اپنا شعار بنالیں، زیادہ نہیں، تو مہینے میں دو خط ضرور آجایا کریں، کوئی خاص بات ہوئی تو اس سے زیادہ،

میرے گھر میں سب بخیر ہیں اور آپ کو اور آپ کی بیگم صاحب سلمہا کی خدمت میں آداب عرض کرتے ہیں۔ بچے بھی بندگی عرض کرتے ہیں۔

خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہو

والسلام والاکرام
خاکسار مالک رام

(۲)

LEGATION OF INDIA, BAGHDAD (IRAQ)

۱۶/جولائی ۱۹۵۰ء

برادرم مکرم   عید مبارک

آج یہاں عید ہے، کہیئے آپ کے یہاں کس دن ہوئی، آپ بھی چونکیں گے کہ ہیں یہ کیا؟ کہاں اسکندریہ اور کہاں بغداد، قصہ یوں ہے کہ بہت دن سے میری تبدیلی کی باتیں ہورہی تھیں۔ اچانک مئی کے وسط میں حکم پہنچا کہ مالک رام کو یکم جون کو فارغ کردیا جائے چنانچہ ۳/جون کو میں وہاں سے بحری جہاز سے روانہ ہوا۔ اور قبرص، بیروت، دمشق کے راستے سے ۸/جون کو یہاں پہنچ گیا، آپ کا ۷/جون کا خط اسکندریہ ہوتا ہوا یہیں پچھلے ہفتے موصول ہوا۔ شکریہ

زنجانی صاحب کا پورا نام قاضی مجتبیٰ حسن ہے، ممکن ہے آپ پہچان جائیں، کیونکہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور، دفتری اصطلاح میں وہ زنجانی کہلاتے ہیں، غالباً بھلے آدمیوں میں قاضی مجتبیٰ حسن کے نام سے پہچانے جاتے ہیں

نیاز صاحب کو آپ خود لکھیئے، وہ آپ کو خوب جانتے ہیں! اس سے یہ نہ سمجھئے گا کہ مجھے لکھنے میں عذر ہے بلکہ میں اس کی ضرورت نہیں سمجھتا، وہ جس طرح کے بزرگ ہیں، آپ سے مخفی نہیں۔ ان کے لیے سفارش کی ضرورت ہی نہیں اور پھر ماشاء اللہ آپ کا کلام۲ میری اور میرے ایسوں کی سفارشوں سے بے نیاز ہے۔

میرے پاس ممکن ہے آپ کی درجن بھر کے قریب غزلیں ہوں، لیکن وہ انہی خطوط کے ساتھ ہیں جو آپ نے اس خاکسار کے نام لکھے ہیں میں نے یہ درخواست کی تھی کہ آپ ایک بیاض بنوایئے لیکن ذرا اچھی اور مضبوط کاغذ کی اور اس پر اپنا تمام دیوان یا اس کا معقول انتخاب نقل کر ڈالئے۔ یہ قلمی نسخہ میرے ذاتی کتب خانے کی گرانمایہ زینت ہوگا، گر قبول افتد زہے عزو شرف۔

میں آپ سے متفق ہوں کہ اردو کی سو بہترین کتابوں کے نام مرتب ہونا چاہئیں میں خود بھی لکھوں گا اور ایک محترمہ سے بھی لکھواؤں گا لیکن یہ فرمائیں کہ کتابوں میں مذہبی کتابوں کے نام بھی ہوں گے یا صرف ادبی، بلکہ میں ''میری پسند کی سو کتابیں'' کے عنوان سے لکھوں گا، چند دن کی مہلت چاہتا ہوں

اب کے آپ نے جو غزلیں روانہ فرمائی ہیں ان میں سے پہلی ''کیا آپ کی آقائی کیا آپ کی مولائی'' آپ نے پچھلے خط میں بھی بھیجی تھی۳ پھر ''آجکل'' میں بھی نظر سے گزری، دوسری غزل بھی غالباً ''آجکل'' میں شائع ہوگئی ہے،

جلیل صاحب کا پتہ کیا ہے،

خدا کرے آپ جلد صحت یاب ہوں آمین، واقعی مایوسی تو ایمان باللہ کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتی، کہیئے علاج کا کیا طور ہے۔ جس کوردہ میں آپ پڑے ہیں، وہاں طبی امداد تو تسلی بخش نہیں ہوسکتی ہے لیکن آپ کا علاج تو مستقل رنگ کا ہوگا____

والسلام والاکرام

خاکسار مالک رام

(۳)

LEGATION OF INDIA, BAGHDAD (IRAQ)

۵/اکتوبر ۱۹۵۰ء

برادر محترم

بہت دن سے آپ کا کوئی گرامی نامہ موصول نہیں ہوا۔ تشویش ہے اسے رفع فرمائیں

میں نے نیاز فتح پوری مدظلہٗ کو ''آئینۂ حیرت'' پر مقدمہ لکھنے کے لئے لکھا تھا، ان کا جواب آگیا ہے اور انہوں نے منظور فرمالیا ہے، کلام کا انتخاب ان کی خدمت میں بھیج دیجئے گا

آپ نے اردو کی بہترین کتابوں کی جو فہرست طلب کی تھی وہ ایک مضمون کی شکل میں لکھ رہا ہوں عنقریب نظر سے گزرے گی

اپنی خیریت سے فوراً مطلع فرمائیں اور لکھیں کہ کیا آپ نے میری درخواست متعلقہ نقل دیوان منظور فرمائی یا نہیں۔

والسلام والاکرام

خاکسار مالک رام

(۴)

بغداد (عراق)

۲۲/اکتوبر ۱۹۵۰ء

میرے بھائی--- ۵/اکتوبر کو ایک مختصر سا خط لکھ چکا ہوں جس میں یہ اطلاع دی تھی کہ نیاز فتح پوری مدظلہ نے ''آئینۂ حیرت'' پر مقدمہ لکھنا منظور فرمالیا ہے آپ مسودہ ان کی خدمت میں بھیج دیں، اسی کا جواب ابھی تک آپ کی طرف سے موصول نہیں ہوا، غالباً مسودہ آپ نے بھیج دیا ہوگا، بہر حال امیدوار ہوں کہ اپنی اور متعلقین کرام کی خیریت سے مطلع فرمائیں۔

والسلام والاکرام　　خاکسار مالک رام

(جواب تو جبھی لکھ دیا تھا لیکن اس کی رسید آج ۵/دسمبر ۵۰ء تک بھی نہیں آئی--- حیرت)

(۵)

LEGATION OF INDIA, BAGHDAD (IRAQ)

۷۱/دسمبر ۵۰ء

برادر مکرم آداب، نیاز

۱۸/اکتوبر کا گرامی نامہ کئی دن ہوئے باعثِ مسرت ہو چکا ہے، لیکن اِس دوران میں کچھ ایسا پریشان رہا کہ بعض ضروری کاموں میں بھی تعویق ہوگئی۔ انہی میں آپ کے خط کا جواب بھی ہے، الحمدللہ کہ حالات نسبتاً بہتر ہو رہے ہیں۔ اگرچہ تشویش کلی طور پر ابھی تک رفع نہیں ہوئی

اسکندریہ میں ہمارے دفتر کے لوگ کچھ عجیب قماش کے ہیں ہندوستانیوں میں دو جنوبی ہند کے بزرگوار ہیں اور ایک بنگالی، اسی سے اندازہ لگا لیجئے کہ ہمہ خانہ آفتاب است والا مضمون ہے صبر شکر کیجئے جیسے میں کر چکا ہوں

نیاز صاحب کو انتخاب جلد بھیج دیجئے، لیکن ایسا مختصر بھی نہ ہو کہ انہیں لکھنے کی کافی گنجائش نہ نکل سکے، انتخاب معقول ہونا چاہئیے، جب بھیجیں تو مجھے بھی اطلاع دے دیں، تاکہ میں انہیں دوبارہ یاد کرا سکوں آپ خط میں میرا حوالہ دے دیجئے کہ مالک رام کے لکھنے پر یہ کلام بغرض تعارف بھیجا جا رہا ہے، یوں وہ آپ کو جانتے ہیں، لیکن احتیاط مقتضی ہے کہ کوئی فروگزاشت نہ ہو، وہ اب جوان نہیں ممکن ہے بھول ہی جائیں۔

میں نے یہاں بازار میں تلاش کی کہ کوئی ڈھنگ کی بیاض دستیاب ہو جائے تو آپ کی خدمت میں بھیج دوں اور آپ ''آئینۂ حیرت'' اس میں نقل کر سکیں، لیکن بدقسمتی سے میرے مطلب کی کوئی چیز نہیں مل سکی، البتہ آٹوگراف کے البم ملتے ہیں، مختصر حجم، کے اب یہ ہمارے کام کی چیز نہیں، اگر میری تجویز منظور کریں تو سفید کاغذ لیکن بڑھیا اور مضبوط ضروری نہیں کہ موٹا بھی ہو بلکہ بے شک ۲۰ پاریک ہو منگوائیے اور کافی حاشیہ چھوڑ کر دیوان نقل کر دیجئے جلد نہ بندھوایئے گا۔ یہ کام میں خود کروالوں گا، لیکن حاشیہ کافی ہوتا کہ اس پر بعد کے اضافے ہو سکیں۔

دوسرے اگر پورا کلام نقل نہ کر سکیں، تو انتخاب بھی کافی ہو جانا چاہیئے، ایسا نہ ہو کر بہت مختصر ہو جائے یوں میں اس کے حق میں بھی نہیں کہ آپ پورے کا پورا ہی شائع بھی کرائیں، نہایت کڑی نظر سے کلام پر نظر ثانی کریں اور پھر شائع کرائیں۔

حسب الحکم میں نے کتابوں کی فہرست تیار کی تھی کوئی سو کتابوں کے نام ہیں ۳۰ بعد میں خیال آیا کہ اچھا خاصا مضمون ہو سکتا ہے، اسی دوران میں جناب عرش ملسیانی کا خط ملا کہ بہت تلاش سے آپ کا پتہ ملا ہے، آپ ''آجکل'' کے لئے مضمون لکھا کیجئے، اب میں حیران کہ کس موضوع پر لکھوں، چونکہ یہ کتابوں کی فہرست تیار تھی، میں نے خانہ پری کر کے ایک مختصر مضمون تیار کر لیا اور ان کی خدمت میں بھیج دیا ۳۱ عنوان ہے ''میری پسند کی اردو کتابیں'' کل ان کا گرامی نامہ ملا کہ مضمون کی کتابت ہو گئی ہے اور فروری کے شمارے میں چھپ رہا ہے، اگر دو تین مہینے اور انتظار کر سکیں تو فہرست وہیں سے دیکھ لیجئے گا اور اگر جلدی ہو تو صرف فہرست کا حصہ نقل کر بھیجوں جیسے حکم ہو گا اس کی تعمیل کی جائے گی،

''نوائے ادب'' سے متعلق میں نے ''معارف'' (اعظم گڑھ) میں بھی پڑھا تھا۔ پھر آپ کا خط ملا، چنانچہ میں نے ۲۲ رنومبر گزشتہ کو چند سطریں لکھ دیں کہ پرچہ میرے نام جاری کر دیں اور پچھلے شمارے بھی مہیا کریں، آج تک کوئی جواب نہیں ملا۔ زود یا بدیر مل ہی جائے گا۔

میری کتاب ''ذکرِ غالب'' کا دوسرا ایڈیشن چھپا ہے۔ مکتبہ جامعہ ہی نے اب کے بھی چھاپا ہے ابھی تک یہ نسخہ مجھ تک بھی نہیں پہنچا، میں نے انہیں ہدایت کی ہے کہ ایک جلد آپ کی خدمت میں ہدیۃً بھیج دیں، گر قبول افتد زہے عز و شرف، اگر وہاں ہوتا تو اس پر دستخط کر کے نذر کرتا، اب ایسے ہی قبول فرمائیں ۳۲

اب دیکھئے آپ کی بہت سمع خراشی کی، دفتری کھڑا ہوا ہے کہ صاحب تھیلہ بند ہونے والا ہے اس لئے رخصت چاہتا ہوں گھر میں میری طرف سے سلام کہیے گا، بچوں کو دیدہ بوسی ۳۳ اور دعا۔ والسلام والاکرام

خاکسار

مالک رام

(۶)

LEGATION OF INDIA, BAGHDAD (IRAQ)

۱۸ رفروری ۱۹۵۱ء

کیوں حضرت، اس حیرت کدے سے کب نکلئے گا آپ نے میرے دو تین خطوں کا جواب نہیں دیا، ۱ خدا معلوم ''آئینۂ حیرت'' کس مرحلے پر ہے، میری فرمائش کا کیا حشر ہوا، آپ کی صحت کیسی ہے؟ قبلہ، ایسی غفلت بھی کس کام کی،

دعا گو جواب کا طالب خاکسار

مالک رام

(۷)

LEGATION OF INDIA, BAGHDAD (IRAQ)

۱۱ رمارچ ۱۹۵۱ء

میرے کرم فرما بھائی آپ کا ۱۹ رفروری کا گرامی نامہ ہفتے بھر سے جواب طلب خطوط میں پڑا ہے، اس میں ایک

آدھ بات آپ نے ایسی کہی تھی، جس سے متعلق میں ذرا تفصیل سے لکھنا چاہتا تھا، اس لئے آج کل کرتا رہا، آخر آج خیال آیا کہ لواسے نبٹا ہی ڈالو

سب سے پہلے میرے مضمون کو لیجئے، آپ نے بعض ناموں کی عدم موجودگی کی شکایت کی ہے ان میں سے حامد حسن قادری اور نواب نصیر حسین خیال کے سواسب شاعر ہیں تو قبلہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ میں نے نظم کا حصہ تفصیل سے لکھا ہی نہیں تھا، جو نام میں نے آخر میں نظم کے عنوان کے تحت لکھے، وہ ان لوگوں کے ہیں جو بہترین شمار کئے جاسکتے ہیں، آپ خود ہی غور فرمایئے کہ آج داغ، ذوق، اصغر کو کون پڑھتا ہے، بے شک فانیؔ بہت بلند پایہ چیز ہے لیکن موجودہ نسل کے بعد ختم، اکبر کا البتہ انتخاب ہو جائے تو شاید زندہ رہ جائیں

رہے نثر نگار، تو آپ نے ایک چیز دیکھی ہوگی کہ متن میں جن کتابوں کے نام آئے ہیں اور جو مجھے پسند بھی تھیں، ان میں سے بعض آخر کی فہرست میں نہیں لئے گئے، آپ کو ایسی دسیوں مثالیں ملیں گی، وجہ؟ کتاب فی نفسہ اچھی ہے اور مجھے بھی پسند، لیکن اس میں اتنی جان نہیں کہ زندہ رہ جائے یا بہترین کتابوں میں شمار ہو، آخر آپ کو بہترین کتاب کا ایک معیار بنانا پڑے گا، بہترین بہرحال بہتر سے اونچے درجے کی چیز ہوگی، یہ تو رہی اصولی بات

اب دیکھئے حامد حسن قادری اور خیال کو، حامد حسن قادری کی دوایک چیزیں میں نے دیکھی ہیں ان کے وقتی مجموعے (نقد ونظر وغیرہ) چھوڑ دیجئے، کہ ان کی کوئی مستقل حیثیت نہیں، البتہ ان کی زبان اُردو کی تاریخ اچھی چیز ہے لیکن یہاں بھی وہی اندیشہ ہے کہ چند دن میں طاق نسیاں کی نذر ہو جائے گی، جیسا کہ میں نے لکھا ہے سوائے رام بابو کی کتاب کے اس میدان میں کوئی اور چیز رہنے والی نہیں۔

رہے خیال تو میں انھیں صاحب طرز نثر نگار ضرور مانتا ہوں، ان کی داستانِ اردو (کیوں یہی نام ہے یا کچھ اور؟) بڑے دلکش انداز میں لکھی گئی ہے لیکن تحقیقی لحاظ سے صفر۔ تحقیق اور چیز ہے اور رنگینی اور۔ ''آب حیات'' میں بھی یہی کمی تھی لیکن چونکہ آزادؔ نے بہت بہت سامواد اپنی آنکھوں دیکھا جمع کر دیا، اس لئے باوجود خامیوں کے ''آب حیات'' زندہ رہے گا! اس کے بعد مقابلے میں ''داستان اردو'' کو کون جانتا ہے، ان کی دوسری چیز ''داستان عجم'' (شاہنامہ فردوسی پر تبصرہ) بھی اچھا ہے لیکن فارسی ہی ختم ہے، اس پر تبصرہ کون جانے، البتہ ان کا خطبۂ صدارت کام کی چیز ہے غرض یہ کہ محض میری یا آپ کی پسند کافی نہیں، بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ کسی کتاب میں فی نفسہ کوئی ایسی چیز ہے کہ وہ ماحول کے بدل جانے کے باوجود زندہ رہ سکے

میری آخری فہرست میں ایک فروگزاشت ہوگئی، سوانح عمریوں کے عنوان کے نیچے سید سلیمان ندوی کی کتاب ''خیام'' شامل ہونا چاہیئے یہ سہواً رہ گئی آپ اسے اپنے ہاں دیکھ لیں،

اب آپ کا دوسرا [سوال؟] سیرۃ النبیؐ سے متعلق ہے، مرزا بشیر احمد سے مراد مرزا بشیر الدین محمود احمد نہیں، یہ ان کے چھوٹے بھائی ہیں، مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت رسول کریم ﷺ کی سیرۃ پر یہ کتاب ''خاتم النبیین'' کے نام سے لکھنا شروع کی تھی صرف تین حصے چھپ سکے ایک حصہ ابھی باقی ہے، تقسیم ملک کے باعث وہ اسے مکمل نہیں کر سکے، خدا معلوم کس مرحلے پر ہے،

لیکن مجھے حیرت ہوئی آپ کا یہ فقرہ پڑھ کر ''میرا ایمان ہے کہ کوئی قادیانی سیرۃ پاک پر قلم اٹھانے کا سرے سے اہل

ہی نہیں یا اگر ہے تو اس میں اور ایک غیر مسلم میں کوئی فرق نہیں'' آپ کا یہ ایمان ہے اور میرا کوئی حق نہیں کہ میں اس معاملے میں آپ سے بحث کروں، لیکن سچ سچ فرمایئے، کیا آپ نے احمدیوں کی کوئی کتاب مطالعہ فرمائی ہے یا سنجیدگی سے اس تحریک سے متعلق کبھی غور فرمایا ہے۔؟ اب رہا خاص اس کتاب کا معاملہ تو جب تک آپ کسی کتاب کو دیکھ نہ لیں، آپ اس پر رائے دینے کا حق رکھتے ہیں

خاکسارانِ جہاں را بہ حقارت منگر
تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد۵

میں یہ نہیں کہتا کہ آپ مجھی پر اعتبار کرلیں آخر میں نے اس کتاب کو سیرۃ النبی (شبلی) اور ''رحمۃ اللعالمین'' کے ساتھ رکھا ہے تو اس کے لئے کوئی معقول وجہ ہوگی لیکن آپ کو چاہیئے کہ اسے خود ایک نظر دیکھیں اور آزادانہ اس سے متعلق ایک رائے قائم کریں۔۶

آپ کو معلوم ہے کہ مجھے زندگی بھر پڑھنے لکھنے کے سوا کوئی اور مشغلہ نہیں رہا اور پڑھتا بھی ہر ایک چیز ہوں اور خدا کے فضل سے بقدر امکان ہر ایک چیز سے کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل کر لیتا ہوں۔ آپ بھی یہی اصول بنایئے۔ محض دشمن کے پروپگنڈے پر بھروسہ نہ کر لیجئے کہ دشمن بات کہے ان ہونی۔۸ احمدیت کا مطالعہ کیجئے اور پھر انشراح صدر سے اس پر رائے قائم کیجئے، الیاس برنی، مولوی ثناء اللہ اور مولوی محمد طیب صاحبان نے جو کچھ لکھا ہے، اس پر نہ جایئے۔۹ کل کو اگر مخالفینِ اسلام کی کتابیں آپ کے سامنے بطور حجت پیش کی جائیں تو کہیئے آپ کیا کر سکیں گے۔۱۰

''نگار'' کا جنوری اور فروری کا پرچہ مشترکہ تھا ممکن ہے ڈاک میں کھو گیا ہو۱۱ مجھے نومبر کا پرچہ آج تک نہیں ملا، مارچ تو ابھی آنے کی امید نہیں ہوسکتی۔

''نوائے ادب'' بہت عمدہ چیز ہے خصوصاً ''مقالہ نما'' کی جدت قابل داد ہے افسوس کہ اس کا شمارہ (۲) انہوں نے نہیں بھیجا، کچھ آپ ہی کہیں سے مدد کیجئے

میں یہ ختم ہی کرنے والا تھا کہ پھر سے آپ کے گرامی نامے پر نظر جا پڑی اور دیکھا کہ آپ نے پطرس سے متعلق بھی کچھ لکھا ہے، بہتر ہے اس پر بھی اپنی رائے کا اظہار کردوں، ورنہ خدا معلوم پھر اس موضوع پر گفتگو کا موقع ملے یا نہیں

میں یہ مانتا ہوں کہ پطرس کی زبان ہر جگہ قابل اعتماد نہیں، ان سے لغزش ہو جاتی ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ ہم پنجابیوں سے متعلق آپ لوگوں کو یہ شکایت ہمیشہ رہے گی آخر خیال تو فرمایئے کہ یہ ہماری مادری زبان نہیں، بسا اوقات ہمیں ساری عمر کسی اہل زبان سے ملنے اور اس سے بات چیت تک کرنے کا موقع میسر نہیں آتا ہم جو کچھ کرتے ہیں اپنی محنت سے اور کتابوں کے پڑھنے سے اور آپ جانتے ہیں کہ زبان آنکھوں کے ذریعے نہیں حاصل کی جاسکتی۔ یہ کانوں کے ذریعے آتی ہے، خامیوں کا اصلی سبب یہ ہے،

اب رہی دوسری بات، افادیت کا فقدان، لیکن میرے بھائی اگر آپ کو افادیت ہی درکار ہے تو آپ سے کون کہتا ہے کہ پطرس کے مضامین پڑھئے اور بیسیوں کتابیں اخلاق دین اصلاح معاشرت اور جانے کون کون سے موضوع پر آپ کو مل سکتی ہیں میں اس بات کا قائل نہیں کہ آپ پڑھ تو رہے ہیں مزاح کی چیز اور اس میں شروع کردیں حیات بعد الممات کے مسائل، نا بھائی، دونوں کو اپنے اپنے مقام پر رکھئے۔ ہر سخن موقع و ہر نکتہ مقامے دارد، کھیل کے وقت کھیل اور پڑھائی کے وقت پڑھائی،

مزاح کے وقت مزاح اور دین کے وقت دین، ورنہ دونوں کا مزہ کرکرا ہو کے رہ جائے گا؟!
سیّد وزیر الحسن صاحب کی خدمت میں عنقریب لکھنے کی کوشش کروں گا ان شاء اللہ العزیز آئینۂ حیرت سے متعلق نیاز صاحب کو توجہ دلا رہا ہوں
بیاض اگر وہاں نہ مل سکے تو میں کوشش کر کے کوئی معقول چیز یہاں سے بھیج دوں گا، چندے انتظار کیجئے دیکھئے یہ خط شیطان کی آنت کی طرح لمبا ہوا جاتا ہے اس لئے اب معافی چاہتا ہوں،
غزلوں کا دلی شکریہ والسلام والاکرام
خاکسار مالک رام

(۸)

M.R. BAVEJA
P.O.BOX 287, ALEXANDRIA, (EGYPT)
۵ر جولائی ۱۹۵۱ء

محبِ مکرم، سب سے پہلے تو عید مبارک قبول فرمائیں، آج یہاں عید الفطر ہے خدا معلوم آپ کے وہاں بھی آج ہی ہے یا کل،
پھر معافی چاہتا ہوں کہ ۱۵ر اپریل کے عطوفت نامے کا جواب اتنی تاخیر سے دے رہا ہوں بس کچھ نہ پوچھئے کہ پچھلا ڈیڑھ مہینہ کیسے گزرا ہے پہلے بچے یکے بعد دیگرے بیمار ہوتے گئے پھر کچھ دفتری الجھن رہی بلکہ یہ تو بدستور جاری ہے واقعہ یوں ہے کہ بعض افسروں کی مہربانی کے باعث میری ترقی بہت دن سے رکی ہوئی ہے اب امید تھی کہ شاید انصاف ہو لیکن پھر وہی ڈھاک کے تین پات ایک اور صاحب ٹریڈ کمشنر ہو کے آ رہے ہیں پس دماغی پریشانی قدرتی امر ہے
آپ نے میرے خط پر جو حوالے قلم بند فرمائے ہیں بہت دلچسپ ہیں، احمدیت سے متعلق اگر خدا نے چاہا تو کسی وقت آپ سے تفصیلی گفتگو کرنا چاہتا ہوں لیکن ذرا اطمینان ہو لے، لیکن ایک سوال پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کو احمدیت پر اصولاً اعتراض کیا ہے؟
علیگڑھ میگزین اکبر نمبر مجھے بھی نہیں ملا، انہوں نے غالباً بغداد کے پتے پر بھیجا ہو، اور میری روانگی کے بعد پہنچا ہو، میری آنے کے بعد طبیعت کچھ بجھی بجھی سی رہی کہ کچھ کام کرنے کو جی نہ چاہا، دیکھئے لکھ کے منگواتا ہوں،
''معارف'' کے مئی کے پرچے میں ''ذکر غالب'' پر بھی تبصرہ ہے شاید نظر سے گزرا ہو بہت تعریف کی ہے کاش کہ میں اس کا صحیح مصداق ہوتا امید ہے کہ کتاب آپ نے ملاحظہ فرمالی ہوگی۔
''اردو ادب'' میرے پاس آتا ہے۔ انہوں نے خود ہی مہربانی فرمائی، دام میں نے نہیں بھیجے ''اردو'' کراچی بھی میرے پاس آتا ہے، بلکہ انہوں نے ایک پرچہ ''تاریخ و سیاست'' بھی چھاپنا شروع کیا ہے، اس کا ابھی تک صرف ایک نمبر شائع ہوا ہے
''خاتم النبیین'' (مرزا بشیر احمد) میرے پاس ہے نہیں ورنہ بلا تامل بھیج دیتا، جہاں سے مل سکتی تھی وہ سب پاکستان کو

پیارے ہوئے، بہرحال دیکھئے، خدا چاہے، تو کہیں سے لے کر بھجواؤں گا۔

''آئینۂ حیرت'' کے سلسلے میں اب کیا لکھوں، نیاز بیمار ہیں آج کل بہت پریشان ہیں، جس بینک میں ان کا سرمایہ تھا اور یہ کچھ ایسی بڑی رقم نہیں تھی وہ بند ہوگیا یعنی کلکتہ نیشنل بینک، یوں جو پونجی ان کے پاس تھی وہ ڈوب گئی۔ نگار تو اب بند ہوگا ہی۔ مجھے تو خود ان سے متعلق تشویش ہورہی ہے، اس ضعیفی میں روزگار کی طرف سے یہ مصیبت بہت افسوسناک ہے، ان کا رہنے کا معیار ہمیشہ اچھا خاصا رہا ہے، خدا رحم فرمائے

دیکھئے خدا کو کیا منظور ہے، آپ کی پنشن کا حال بھی ایسا ہی ۰۰۰ ہے، خدا کسی طرف سے تو خوشی اور اطمینان کی خبر سنائے، آمین۔

گھر میں سلام عرض کریں، بچوں کو دعا اور دیدہ بوسی۔ والسلام والاکرام

مالک رام

آپ جارج برناڈ شا کے ڈراموں کا ترجمہ کر ڈالیں تو بہت خوب ہو، اگرچہ شیکسپیئر کے ڈرامے بھی ابھی تک پڑے ہیں کیوں کہ جو ترجمے ہوئے ہیں ان میں سے ایک آدھ چھوڑ کر کوئی ایسا نہیں جسے شیکسپیئر کے شایانِ شان کہا جاسکے، لیکن شا، پر تو بہت ہی کم کام ہوا ہے، کیوں کیا خیال ہے

(یہاں عید ۷رکو ہوئی تو پاکستان میں ۶ر دسمبر اور بعض جگہ ۷رکو۔ ح)

(۹)

P.O.BOX 287, ALEXANDRIA, (EGYPT)

۲۰ر اکتوبر ۱۹۵۱ء

حضرت آپ کی مسلسل خموشی سے وحشت ہورہی ہے کیا کسی بات سے ناراض ہوگئے ہیں، یا کسی جرم کی سزا دی جا رہی ہے، یا شاید پتہ بھول گئے ہوں والسلام

خاکسار مالک رام

(۱۰)

P.O.BOX 287, ALEXANDRIA, (EGYPT) ۲۶ر اکتوبر ۱۹۵۱ء

میرے بھائی، یکم اکتوبر کے عطوفت نامے کا شکریہ، اب کے بہت راہ دکھائی آپ نے، آپ کو کیا معلوم کہ یہاں دل حزیں پر کیا گزر گئی، ابھی پچھلے ہفتے میں نے ایک اور خط لکھا تھا، اسی موڑک کے پتے پر، اگر آپ کا ڈاک کا انتظام درست ہے تو پھرتا پھراتا پہنچ جائے گا وہ بھی،

تلامذۂ غالب کی دوسری قسط تو اب جنوری ہی میں شائع ہوگی کیونکہ اکتوبر کا پرچہ تو حسرت نمبر ہوگا میں نے مضمون مکمل کر کے سرور صاحب کو بھیج دیا تھا، اب وہ جیسے چاہیں اسے شائع کردیں، ۱۲۶ شاگردوں کے حالات ہیں ان شاء اللہ آپ پورا مضمون پسند فرمائیں گے، آگاہ کا مزید کلام بھیج کر آپ نے بہت کرم فرمایا، دلی شکریہ

افسوس کہ سید وزیر الحسن صاحب کو میں نہیں لکھ سکا، بس ایسے ہی سوائے کسل کے اور کوئی عذر نہیں۔ ''عورت اور اسلامی تعلیم'' آپ نے بعض تسامحات کی طرف اشارہ کیا ہے اس اجمال کی تفصیل چاہتا ہوں تاکہ اپنی غلطی کی درستی کرسکوں اور

دوسرے ایڈیشن میں (اگر کبھی شائع ہو) اس کا ازالہ کردوں ضرور لکھئے گا، اس میں کوئی عذر قبول نہ ہوگا

آپ نے اپنی دلچسپیوں کا ذکر کرکے چٹکی لی ہے۔ رشک آتا ہے آپ پر۔ عرشی صاحب میرے مہربان ہیں، بہت دن سے ان کا کوئی خط نہیں ملا۔ اس باب میں اکثر غوطہ لگا جاتے ہیں، حیرت تو اس بات پر کہ انہوں نے ''عورت اور اسلامی تعلیم'' کی رسید تک نہیں بھیجی میں خود ہی انہیں لکھوں گا، اگر ملاقات ہو تو میرا اسلام نیاز انھیں پہنچا دیجئے گا۔

مجھے بھی ''اردو'' کراچی سے باقاعدہ مل رہا ہے۔ تاریخ وسیاست کا صرف ایک شمارہ ملا تھا، شاید اس کے بعد دوسرا شمارہ شائع ہی نہیں ہوا یوں قاضی احمد میاں اختر صاحب جونا گڑھ کا خط آتا رہتا ہے، ''تاریخ وسیاست'' کے لئے میں بھی ایک مضمون کا سلسلہ تیار کررہا ہوں، ان شاءاللہ

زیادہ کیا لکھوں کہ دعا گو ہوں — والسلام والاکرام

خاکسار مالک رام

حواشی:

خط نمبر۱:

۱۔ یہ خط دلّی میں یکم اگست ۱۹۴۷ء کو ملا تھا، میں بدستور بیمار اور شہر میں چپّے چپّے پر خطرہ، دن اسی ہول میں گزارا کیے یہاں تک کہ سنیچر (۶ رستمبر) کی شب کو بیوی بچوں کو پڑوس میں رشید صاحب بور کے بیوی بچوں کے ساتھ انتہائی اضطراب و بے سروسامانی کے عالم میں پناہ کی خاطر تھانہ فوارہ بھیجنا پڑا اور اگلے دن کہ قیامت ہی قیامت تھی ایک ڈیڑھ بجے اسی عالم میں پورا گھر اس طرح چھوڑ خود بھی بھاگ نکلے ہوں گے اور میں نے انہیں دیکھا بھی ہوگا مگر اس طرح نہیں کہ یہ ''قاضی زنجانی'' ہیں --- حیرت۔ رائڈر ہیگرڈ سے ترجمہ ''بنی اسرائیل کا چاند'' یہیں سے نکلا تھا، پیسے، وہ بھی تھوڑے تھوڑے پورے آٹھ برس میں پلٹے۔ کتاب کا اشتہار اسی سال صدیق بک ڈپو لکھنؤ کی فہرست میں نظر پڑا تھا۔ معلوم ہوا کہ کچھ جلدیں ابھی تک لٹک رہی ہیں بس سمجھ لیجیے کہ بازار ادب میں ہمارا مقام کیا ہے اور ناشرین میں مکتبہ کس قدر کامیاب۔ ۶ ردسمبر ۵۰ء [غالباً ''موڑک'' راجھستان، انیس ۳۰ دسمبر ۱۹۹۲ء]

خط نمبر۲:

۱۔ مگر غائبانہ۔ حیرت

۲۔ سخن دریں است۔ حیرت

۳۔ بھول ہوئی ورنہ عموماً جب احباب میں سے کسی کو کوئی غزل بھیجی ہے اس کی یادداشت بھی رکھ لی ہے۔ حیرت

۴۔ لیکن جب دلی تھے تو کون سی تسلی بخش تھی --- خدا ہر جگہ موجود ہے اور ہر جگہ آدمی کی ضرورت کا سامان موجود اس لیے مجھے یہ فکر کبھی بھی نہیں ہوا کہ میں علاج کے نقطہ نظر سے کہاں ہوں --- حیرت

خط نمبر۵:

۱۔ خط ہوائی ڈاک سے آیا ہے اور آج ۲۹ ردسمبر کو یہاں ملا ہے ہوائی ڈاک اور اتنی دیر ایسا تو نہیں ہونا چاہیے، پھر ہوائی ڈاک ہی کیا ہوئی۔

۲ یہاں لفظ ''بے شک'' ہی سے کوئی مالک رام صاحب کو پنجابی سمجھے تو سمجھے ویسے تو وہ نہیں پکڑے جاسکتے۔
۳ ایسے ہوتے ہیں ارباب مطالعہ اور صاحب ذوق۔ح
۴ اچھا کیا مگر اس طرح بات کھل جاتی ہے راز نہیں رہتی خیر۔ح
۵ کس منہ سے شکر کیجیے اس لطف خاص کا، مگر کتاب ابھی پہنچی نہیں، ح
۶ یہ ''دیدہ بوسی'' کی ترکیب آج پہلی مرتبہ سامنے آئی اور پسند بھی آئی۔ح

خط نمبر ۶:

۱ یہ جواب ۱۹ر فروری کو دیا تھا، اب پہنچا ہوگا۔ح، ۳ر مارچ ۵۱ء

خط نمبر ۷:

۱ یہی نام ہے۔ح
۲ زندہ رہے گا یا زندہ رہے گی۔ح
۳ خدا مالک رام صاحب کو جزائے خیر دے کہ انھوں نے اس نام پاک کے ساتھ بے ساختہ یہ درود لکھا، بالکل ایسے جیسے ایک مسلمان لکھتا۔ح
۴ جی ہاں شملے میں پڑھا بھی ہے اور قادیانیوں کو دیکھا بھی ہے لیکن یہی دیکھا کہ وہ قلمی گندگی تھی اور یہ قلمی شقاوت۔ح۔
۵ قادیانی اور خاکساران جہاں، چہ خوش، میرا مطالعہ تو یہ ہے کہ ان میں جو خاکسار ہے وہ جاہل مطلق ہے یا احمق اور جو خاکسار نہیں وہ پرلے درجے کا عیار ہے اور دنیا پرست۔ح
۶ مرزا بشیر احمد جہاں تک مجھے علم ہے قادیانی نہیں اور اگر ہیں تو انا للہ۔ح
۷ اگر دشمن سے آپ کی مراد دیو بند اور ندوہ ہے تو مجھے یہ دشمن عزیز ہیں لیکن قادیانیت کا میں خود بھی ایک ''دشمن'' ہوں، اور علی وجہ البصیرت دشمن ہوں، مگر یہ مضمون مالک رام صاحب کے بس کا نہیں، اسے تو کچھ ہمیں جانتے ہیں۔ح
۸ یہ تو موجد قادیانیت کا کارنامہ ہے اس لیے یہ مثل اسی پر صادق آتی ہے۔۔۔ چھائی جاتی ہے یہ دیکھو تو سراپا کس پر۔ح
۹ قسم لے لیجیے جو ان حضرات کی اس باب میں کسی کتاب کو پڑھنے کی نوبت بھی آئی ہو، لیکن آپ کے پاس اس کی کیا دلیل ہے کہ جو کچھ ایک قادیانی کہے وہ صحیح اور جو کچھ مولانا الیاس برنی وغیرہ کہیں وہ غلط، کیا ایک قادیانی کا قول، قول فیصل ہے۔ح
۱۰ مفہوم سمجھ میں نہیں آیا۔ح
۱۱ گمانِ غالب یہ ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔ح
۱۲ یہ صحیح ہے کہ پطرس صاحب نے خالص مزاح لکھا ہے۔ مگر سخن دریں است کہ زبان خام ہے۔ کیوں کہ زبان زیادہ شگفتہ ہے خوبی بیان، خوبی زبان کے بغیر پیدا نہیں ہوتی، حیرت زبان کے باب میں یوپی اور پنجاب کی تفریق پسند نہیں کرتا، اردو اگر میری مادری زبان ہے تو یہ چیز اس شخص کے مقابلے میں جس کی زبان اردو نہیں کچھ قابل فخر نہیں، اس کے برعکس میری غلطی قابل افسوس ہوگی اور دوسرے کی زباں دانی سزاوارِ ستائش۔ح